السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے:

" كُنَّا نَعرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِير "

(اس کا کیا معنی ہے؟ کیا اس سے ثابت ہوتا ہے پانچوں نمازوں کے بعد جہراً اذکار کرنا مباح ہے؟ (فتاوی الامارات :18

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد جہراً اذکار کرتے تھے تاکہ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو مشروع اذکار سکھائیں۔ علامہ عینی اپنی کتاب "عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری" میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں بھی واضح اشارہ ہے لیکن اس طرح جہراً ہمیشہ نماز کے بعد نہیں کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"کنا نعرف فی عہد الرسول ﷺ ذلک"

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اس چیز کو ہم دیکھتے تھے۔ تو اس میں اشارہ ہے کہ انھوں نے جس چیز کو پہچانا تھا وہ مستقل نہیں تھا اور یہ ابتدائی احکام کے ساتھ مناسب ہے۔ باقی آہستہ اذکار کرنے کی اور بہت ساری دلیلیں ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے "موطا" اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ "میں صحیح سند کے ساتھ حدیث ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں آوازیں سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یا أیہا الناس کلکم یناجی ربہ فلا یجہر بعضکم علی بعض فی القراءۃ".

اے لوگو! تم میں سے ہر ایک اپنے رب کے ساتھ سر گوشی کرتا ہے تو تمہارا بعض بعض پر قراء جہر نہ کرے۔

اور "بغوی" میں زائد یہ الفاظ ہیں (فتؤذوا المؤمنین) تو تم مومنوں کو تکلیف دو گے۔

بخاری و مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں لوٹ رہے تھے تو ہم جب اونچی جگہ پہ چڑھتے تو بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے اور جب کسی وادی میں اترتے تو بلند آواز کے ساتھ سبحان اللہ کہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا, إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا إِنَّ الَّذِي تَدْعُونَ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ, مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهِ"

"اے لوگو اپنے آپ پر نرمی کرو جس ذات کو تم پکار رہے ہو وہ بری نہیں ہے اور نہ ہی غائب ہے بلکہ تم سننے والی اور دیکھنے والی ذات کو پکارتے ہو اور تم جس کو پکارتے ہو وہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی سواری کی گردن سے زیادہ قریب ہو اور یہ میدان میں سفر کرتے ہوئے کہا تو مسجد میں کیسا حال ہوگا؟"

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

ذکر اور دعا کا بیان صفحہ: 251

محدث فتویٰ